



## سوال

(366) اگر عورت کے دوسرے نکاح کے بعد مفقود الخیر شوہر واپس آجائے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص مفقود الخیر ہو اور بعد انقضائے مدت کے جو شرع شریف سے ثابت ہے، اس کی بی بی نے نکاح کر لیا اور شوہر ثانی سے لڑکے بھی پیدا ہوئے اور اب اس کا شوہر اول باہر سے آیا تو وہ اپنی بی بی کو پاسکے کا مع لڑکے کے یا صرف بی بی کو پالنے کا یا کسی کو نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں شوہر کو اختیار ہے چاہے بی بی لے لے یا جو مہربانی کو دے چکا ہے وہ مہر واپس کر لے اور لڑکے نہیں پاسکتا۔ کیونکہ یہ لڑکے شوہر ثانی سے نکاح صحیح و جائز پیدا ہوئے ہیں، پس یہ لڑکے شوہر ثانی کے لڑکے ہیں، نہ کہ شوہر اول کے۔ "نصب الرایۃ لاحادیث الحدایۃ" (165/2) میں ہے:

"عن یحییٰ بن جعدۃ ان رجلاً تسفتہ الجن علی عمد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فانت امراتہ عمر فامر بان تتر بص اربع سنین ثم امر ولید بعد اربع سنین ان یطلقها ثم امر بان تعنت فاذا انقضت عدتها تزوجت فان جاء زوجها خیر بین امراتہ والصداق" [1] (رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ)

"یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنوں نے ایک شخص کو غائب کر دیا۔ اس کی بیوی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی تو انھوں نے اسے چار سال تک (گم شدہ خاوند کا) انتظار کرنے کا حکم دیا۔ پھر چار سال گزرنے کے بعد (جب اس کا خاوند نہ آیا) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (گم شدہ) کے ولی کو حکم دیا کہ وہ اس (عورت) کو طلاق دے دے۔ پھر انھوں نے اس (عورت) کو عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو وہ شادی کر لے۔ پھر اگر اس کا سابقہ شوہر آجائے تو اسے اس کی بیوی یا حق مہربانی کا اختیار دیا جائے"

[1]- مصنف عبد الرزاق (85/7) سنن سعید بن منصور (401/1) مصنف ابن ابی شیبہ (522/3) سنن الدار قطنی (421/2)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتاویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والنخلع، صفحہ: 576

محدث فتویٰ